احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

سوموار 24- مئی 1999ء

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

213029

سوموار 24- مئی 1999ء - 8 صفر 1420 ہجری - 24 ہجرت 1378 ہش جلد 49-84 نمبر 114

پردہ پوشی

حضرت عقبہ بن عامرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جس نے کسی کی کمزوری دیکھی اور پردہ پوشی سے کام لیا یہ ایسا ہی ہے جیسے کسی زندہ در گور لڑکی کو نکالا اور اسے زندگی بخشی۔

(الادب المفرد امام بخاری باب من ستر مسلما)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

جماعت تب بنتی ہے کہ بعض بعض کی ہمدردی کرے۔ پردہ پوشی کی جاوے۔ جب یہ حالت پیدا ہو تب ایک وجود ہو کر ایک دوسرے کے جوارح ہو جاتے ہیں اور اپنے تئیں حقیقی بھائی سے بڑھ کر سمجھتے ہیں۔ ایک شخص کا بیٹا ہو اور اس سے کوئی قصور سرزد ہو تو اس کی پردہ پوشی کی جاتی ہے اور اس کو الگ سمجھایا جاتا ہے۔ بھائی کی پردہ پوشی۔ کبھی نہیں چاہتا کہ اس کے لئے اشتہار دے۔ پھر جب خدا تعالیٰ بھائی بناتا ہے تو کیا بھائیوں کے حقوق یہی ہیں؟ (ملفوظات جلد دوم صفحہ 265)

خدا تعالیٰ ستار ہے۔ انسان کو بھی ستاری کی شان سے حصہ لینا چاہئے اور اپنے بھائیوں کے عیوب اور معاصی کی پردہ پوشی کرنی چاہئے۔ بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ جب کسی کی کوئی بدی یا نقص دیکھتے ہیں جب تک اس کی اچھی طرح سے تشہیر نہ کرلیں ان کو کھانا ہضم نہیں ہوتا۔ حدیث میں آیا ہے جو اپنے بھائی کے عیب چھپاتا ہے خدا تعالیٰ اس کی پردہ پوشی کرتا ہے۔ انسان کو چاہئے شوخ نہ ہو۔ بے حیائی نہ کرے مخلوق سے بدسلوکی نہ کرے۔ محبت اور نیکی سے پیش آوے۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 609)

بعض آدمی ذرا ذرا سی بات پر دوسرے کی ذلت کا اقرار کئے بغیر پیچھا نہیں چھوڑتے۔ ان باتوں سے پرہیز کرنا لازم ہے۔ خدا تعالیٰ کا نام ستار ہے۔ پھر یہ کیوں اپنے بھائی پر رحم نہیں کرتا اور عفو اور پردہ پوشی سے کام نہیں لیتا۔ چاہئے کہ اپنے بھائی کی پردہ پوشی کرے اور اس کی عزت و آبرو پر حملہ نہ کرے۔

ایک چھوٹی سی کتاب میں لکھا دیکھا ہے کہ ایک بادشاہ قرآن لکھا کرتا تھا۔ ایک ملاّ نے کہا یہ آیت غلط لکھی ہے بادشاہ نے اس وقت اس آیت پر دائرہ کھینچ دیا کہ اس کو کاٹ دیا جائے گا۔ جب وہ چلا گیا تو اس دائرہ کو کاٹ دیا۔ جب بادشاہ سے پوچھا کہ ایسا کیوں کیا تو اس نے کہا کہ دراصل وہ غلطی پر تھا مگر میں نے اس وقت دائرہ کھینچ دیا کہ اس کی دلجوئی ہو جاوے۔

یہ بڑی رعونت کی جڑ اور بیماری ہے کہ دوسرے کی خطا پکڑ کر اشتہار دے دیا جاوے۔ ایسے امور سے نفس خراب ہو جاتا ہے اس سے پرہیز کرنا چاہئے۔ غرض یہ سب امور تقویٰ میں داخل ہیں اور اندرونی بیرونی امور میں تقویٰ سے کام لینے والا فرشتوں میں داخل کیا جاتا ہے کیونکہ اس میں کوئی سرکشی باقی نہیں رہ جاتی۔ تقویٰ حاصل کرو کیونکہ تقویٰ کے بعد ہی خدا تعالیٰ کی برکتیں آتی ہیں۔ متقی دنیا کی بلاؤں سے بچایا جاتا ہے۔ خدا ان کا پردہ پوش ہو جاتا ہے۔ جب تک یہ طریق اختیار نہ کیا جاوے۔ کچھ فائدہ نہیں۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 572)

جان دینے والے احمدیوں کے حالات

○ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گذشتہ چند خطبات جمعہ میں جماعت کے ان احباب کا تذکرہ فرما رہے ہیں جنہیں خدا کی خاطر مختلف مواقع پر اپنی جان کا نذرانہ پیش کرنے کا موقع ملا۔ مرکز کے مختلف اداروں میں ایسے جن احباب کے حالات جمع ہیں ان میں سے بہت سے نامکمل ہیں۔ تمام امراء، صدران جماعت اور مربیان کرام سے درخواست ہے کہ ازاہ کرم اپنے مقامی خطبات جمعہ میں احباب جماعت کو اس امر کی طرف بار بار توجہ دلائیں کہ وہ خدا کی راہ میں جان کا نذرانہ پیش کرنے والے احباب کے بارے میں اگر معلومات رکھتے ہوں تو مرکز کو مطلع فرمائیں تاکہ مرکز میں ریکارڈ مکمل ہو۔

ان حالات میں نام۔ ولدیت۔ خاندان۔ یہ واقعہ کہاں ہوا؟ کس تاریخ کو ہوا؟ اور کیا واقعات پیش آئے۔

پسماندگان میں کون ہیں اور اب کہاں کہاں مقیم ہیں۔ جان لینے والوں کے بارہ میں کوئی تفصیل کہ ان کا انجام کیا ہوا وغیرہ۔

الف۔ قیام سلسلہ سے لے کر 1947ء تک خدا کی خاطر جان کا نذرانہ پیش کرنے والے۔

ب۔ 1947ء کے فسادات میں خدا کے حضور حاضر ہونے والے احمدی۔

ج۔ حفاظت مرکز کے سلسلہ میں جان دینے والے۔

د۔ معراجکے (ضلع سیالکوٹ) اور فرقان بٹالین میں جان کا نذرانہ دینے والے۔

ہ۔ 1953ء، 1974ء، 1984ء اور دیگر اوقات میں محض احمدی ہونے کی وجہ سے جن احباب کی جان لے لی گئی ان کے بارے میں معلومات۔ یہ تمام کوائف / مضامین / معلومات فیکس نمبر 04524-212398 پر فیکس کر دی جائیں یا نظارت اشاعت ربوہ کے پتے پر بذریعہ ڈاک بھجوا دی جائیں۔

تیری وفا ہے پوری ہم میں ہے عیب دوری
طاعت بھی ہے ادھوری ہم پر بلا یہی ہے
تجھ میں وفا ہے پیارے سچے ہیں عہد سارے
ہم جا پڑے کنارے جائے بکا یہی ہے
(در ثمین)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر۔ عبدالسمیع خان

پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

مرتبہ حافظ عبدالحلیم صاحب

اردو کلاس کی باتیں نمبر 51

ریکارڈ شدہ:۔6۔ فروری 1999ء
نشر:۔ 8۔ فروری 1999ء

اہلیہ ملک سیف الرحمٰن صاحب

فرمایا سب سے پہلے ملک سیف الرحمٰن صاحب مرحوم کی بیگم کا ذکر کرنا ہے۔ ان کا وصال ہوا ہے۔ ملک صاحب کی وجہ سے بھی اور اپنی وجہ سے بھی حق رکھتی ہیں کہ ان کا ذکر خیر ہو۔

31۔ جنوری 1919ء کو پیدا ہوئیں۔ 77 سال کی عمر میں وفات ہوئی۔ ان کی والدہ سارہ بیگم حضرت مسیح موعود کی رفیقہ تھیں صحت تو اچھی بھلی تھی مجھے تو سمجھ نہیں آئی کیا ہوا ہے اچانک کچھ ہوا ہے۔

فرمایا:۔

مجھے یاد ہے بچپن میں قادیان میں ایک دینیات کلاس شروع ہوئی تھی غالباً وہ پہلی دینیات کلاس تھی جو حضرت مصلح موعود نے جاری فرمائی تھی۔ یہ کلاس 1938ء میں شروع ہوئی۔ اور 1940ء تک جاری رہی۔ انہوں نے بڑے اعزاز کے ساتھ دینیات کلاس پاس کی۔ حضرت اماں جان نے ان کو میڈل دیا اور میری امی نے میڈل سجایا تھا۔

میری امی سے ان کا بڑا تعلق تھا۔ امی ان کو میرے لئے دعا کے لئے بھی کہا کرتی تھیں۔ کہتی ہیں میں تبھی سے دعا کرتی رہی ہوں۔ خلافت سے ان کو عشق تھا۔

قادیان ایک دفعہ خلیفہ ثانی سے ملنے گئیں۔ آپ نے فرمایا شوکت تمہارا کیا حال ہوگا جب تم لندن میں کھڑی ہو کر برقعہ پہن کر تقریر کرو گی۔

ان کے بچوں نے بیان کیا ہے کہ قادیان میں لندن کا وہم و گمان بھی نہیں تھا 31 سال بعد خدا کی تقدیر حرکت میں آئی 1977ء میں لندن گئیں غالباً آپا امتہ الحفیظ صدر لجنہ تھیں۔ انہوں نے ان کو تقریر کی دعوت دی۔ پورے یو۔ کے میں تقاریر کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ ایڈیٹر مصباح رہیں۔ ان کو قرآن کریم سے عشق تھا۔ بچوں کو پڑھایا کرتی تھیں۔ کینیڈا میں بھی یہ کام جاری رکھا۔

6۔ فروری کو بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔

1938ء کی دینیات کلاس جو 1940ء تک جاری رہی اس میں آپا امتہ الرشید شوکت مبارکہ قمر اور آپا امتہ الحفیظ ڈاکٹر سلام صاحب کی بیگم یہ سب اس میں شامل تھیں۔

یہ سب مجھے اس لئے یاد ہے کہ میری امی صدر لجنہ تھیں۔ یہ ہمارے گھر آیا کرتی تھیں۔ ان کی تقریر میں نرمی پائی جاتی تھی۔ ملک صاحب سے شادی حضرت مصلح موعود نے خاص طور پر کروائی۔ ملک صاحب کلر کہار کے علاقے کے تھے۔ بظاہر پکے مولوی مگر شوکت کے ساتھ اچھا تعلق رہا۔

جس دن ان کی وفات کی اطلاع ملی اسی دن ان کا ایک خط بھی ملا۔ اللہ کی شان۔ ان کے ذکر خیر کا بہانہ بن گیا۔

فرمایا:۔ ان کو میں ہمیشہ آپا کہا کرتا تھا۔ وہ میرے آپا کہنے پر بہت خوش ہوتی تھیں۔

وہ لکھتی ہیں۔

پیارے آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

اللہ تعالیٰ آپ کو صحت و عافیت سے رکھے نیا سال آپ سب کے لئے مبارک ہو' رمضان مبارک ہو' عید مبارک ہو۔ میں خدا تعالیٰ کے فضل اور آپ کی دعاؤں کی برکت سے قادیان' ربوہ' سیالکوٹ اور نوشہرہ کا سفر کر کے کیلگری پہنچ گئی ہوں۔

قادیان میں بہشتی مقبرہ' بیت مبارک' دار مسیح اور بیت اقصیٰ میں جانے کا موقعہ مل گیا۔

اور ربوہ میں بہشتی مقبرہ' بیت اقصیٰ اور بزرگوں اور نظام کے ساتھ ملاقات کا موقعہ مل گیا۔ محترم ملک صاحب مرحوم کے ایک شاگرد نے ربوہ کے اردگرد آباد جگہوں کی سیر کرادی۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا:۔

یہ اسے بڑی سعادت مل گئی۔

پھر حضور انور نے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے حضرت ملک صاحب کو ان الفاظ میں خراج تحسین پیش فرمایا:۔

ملک صاحب کے جتنے شاگرد تھے ان کو ان سے بہت محبت تھی۔

غیر معمولی شفیق تھے۔ میں نے اپنی زندگی میں ایسا پیارا استاد کبھی نہیں دیکھا۔ کبھی کسی کو کوئی شکوہ نہیں ہوا۔

حضور انور نے عثمان چینی صاحب کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

یاد ہے کتنی محبت کیا کرتے تھے اور دوست بنا لیتے تھے اور بے تکلف ہو جاتے تھے۔ لیکن جن کو دوست بناتے تھے انہوں نے اس کی کبھی بھی ایڈوانٹیج Advantage نہیں لی۔ انہوں نے ناجائز فائدہ نہیں اٹھایا۔ اتنی ہی عزت بڑھتی تھی۔ کلاس میں نہ چھڑی کی ضرورت پڑے نہ ڈانٹنے کی۔

لیکن ان کے علم کا ایک رعب تھا شفقت کا رعب تھا۔"

پھر احمد نگر کا ذکر کرتے ہوئے ہوئے لکھتی ہیں۔

"واقعی جب ہم اس علاقے میں گئے تو ایک طرف سوئمنگ پول اور سامنے تین ہٹس۔ بلند و بالا گیسٹ ہاؤس' کینوؤں کا باغ' سرسبز درختوں میں لگے ہوئے کینو مالک کے منتظر دکھائی دیتے تھے۔"

حضور نے فرمایا:۔

میرے منتظر نہیں۔ جتنے میرے مہمان جاتے ہیں ان کی خاطر میں نے بنائے ہوئے ہیں۔ اچھا ہوا یہ وہاں چلی گئیں۔ بہت خوشی ہے کہ جانے سے پہلے دیکھ لیا۔

"عجیب سماں تھا۔ عجب بہار' وہ نظارہ اب بھی آنکھوں کے سامنے ہے خدا کرے کہ وہ دن جلد آئیں جب اصل مکین اپنے مکان میں آئیں عزیزہ حمید بھی بہت اداس تھی کہ آپ میرے پاس تھوڑے دن رہیں۔ حمید کو اور میرے سب بچوں اور بچیوں کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو صراط مستقیم پر چلنے کی اپنے فضل سے توفیق عطا فرمائے۔

واپسی پہ ایک رات لندن میں باسط کے پاس ٹھہری اور عزیز اطہر کے ساتھ واپس آ گئی۔ ملاقات کی تمنا رہی۔"

حضور انور نے فرمایا:۔ مطلب یہ ہے کہ شاید میں یہاں نہیں تھا۔ یہ خط بھی آپ کو سنانا تھا جو ان کی آخری امانت ہے۔"

الہامی شعر

حضور انور نے فرمایا:۔
حضرت مسیح موعود کا الہامی شعر ہے

بکشتیاں چلتی ہیں تا ہوں کشتیاں

فرمایا:۔ عالمی جنگ کا نیول وار فیئر ہے۔
بکشتی سے مراد جہاز' بوٹس وغیرہ ہیں۔ حضرت مسیح موعود نے جنگی جہاز دیکھے ہیں۔

روزن

روشن دان کا دوسرا نام روزن ہے۔ غالب کہتا ہے

قید میں یعقوب نے گو لی نہ یوسف کی خبر
لیکن آنکھیں روزنِ دیوارِ زنداں ہو گئیں

ایک اور دلچسپ شعر حضور نے سنایا۔

انہی راستوں پہ چل کر اگر آسکو تو آؤ
میرے گھر کے راستے میں کوئی کہکشاں نہیں ہے

لطیفہ

ایک ڈاکٹر مریضوں کے آپریشن کیا کرتا تھا۔
تین مریض جن کے قریب قریب دو دو آپریشن ہوئے تھے وہ تینوں آپس میں ایک دوسرے سے پوچھ رہے تھے کہ پہلے کے بعد دوسرا آپریشن کیوں ہوا

ایک بولا میرا آپریشن جب ہوا تو ڈاکٹر خون صاف کرنے والا پیڈ اندر بھول گیا تھا اس لئے اس نے میرا دوبارہ آپریشن کیا

دوسرے نے کہا میرا دوسرا آپریشن اس لئے ہوا ڈاکٹر ٹوپی اندر بھول گیا تھا۔

ابھی وہ یہ باتیں کر ہی رہے تھے کہ ڈاکٹر گھبرایا ہوا اندر آیا اور تیسرے مریض کو مخاطب کر کے کہنے لگا کہ مجھے اپنی قینچی نہیں مل رہی مریض یہ سن کر بے ہوش ہو گیا۔

رونقِ گلستان

یونہی تو لوگ گاتے نہیں ہیں کسی کے گن
آتے ہیں یاد سب کو ترے ساتھ تیرے پن
اپنی تمام خوشیاں جماعت پہ وار کے
اک سلسلہ کا چل دیا خاموش کارکن
تُو خاندانِ پاک کا بے مثل نوجواں
سر پہ سوار خدمتِ دینِ متیں کی دھن
قائم ہیں جن سے صحنِ گلستاں کی رونقیں
دستِ قضا! نہ باغ سے تو ایسے پھول چن
قائم رہے گا قدسیؔ خدا کا یہ سلسلہ
تو وسوسوں کے اور نہ سوچوں کے جال بن

عبدالکریم قدسی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم مولانا محمد احمد ثاقب صاحب

اصولِ فقہ - ایک تعارف

خاتم الرسل سیدنا حضرت محمد ﷺ کی وساطت سے جو شریعت سماوی ہم تک پہنچی ہے اس کا اصل منبع اللہ کی کتاب' قرآن کریم ہے۔ اس کتاب کے مطالب کی تشریح و تبیین صاحب وحی علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے اپنے قول و عمل یعنی سنت سے فرمائی ہے۔ اس بناء پر کتاب اللہ اور سنت رسولؐ دونوں دین میں احکام شریعت کا اصل ماخذ اور اساسی ذریعۂ ثبوت قرار پائے۔ ارباب اجتہاد و تفقہ استنباط احکام اور استخراج مسائل میں انہی سرچشموں کی طرف رجوع کرتے رہے۔ ائمہ شریعت کی بصیرت دینی پر جب یہ حقیقت کھلی کہ صاحبِ شریعت نے جو احکام و فرامین امت کو صادر فرمائے ہیں وہ تمام ایسی حکمتوں سے پُر اور ایسی علتوں سے معلول ہیں جن کی بنیاد امت کے مصالح پر قائم ہے تو ائمہ شریعت کے اس نظریے کے نتیجے میں کتاب و سنت ہی کے اندر سے ایک تیسرا ماخذ شریعت یعنی قیاس معرض وجود میں آگیا۔ حکم شریعت کی علت یا تو خود صاحب شریعت کی طرف سے متعین اور واضح کر دی گئی تھی یا بصورت دیگر ائمہ اجتہاد نے قیاس کے ذریعہ اسے دریافت کیا اور اس کو حکم شرعی کا مدار و محور قرار دے دیا اور پھر ایسے مسائل و معاملات میں جو کتاب اللہ اور سنت رسولؐ اللہ میں موجود نہ تھے لیکن ان کے بارے میں شرعی حکم دریافت کرنا مطلوب تھا جہاں جہاں اس علت کو موجود پایا اسے منصوص حکم کے دائرے میں شامل کر دیا۔ پھر جب یہ امر بھی ان ائمہ کرام کے نزدیک پایہ ثبوت کو پہنچ گیا کہ جب مجتہدین کی جماعت کتاب اللہ کے کسی حکم یا رسولؐ اللہ کے کسی فیصلے پر قیاس سے ثابت شدہ کسی مسئلے پر کلی اتفاق کر لیتی ہے تو من حیث المجموع ان کے اتفاق میں غلطی اور خطا کا احتمال نہیں رہتا۔ چنانچہ اس رائے کے تحت ایک اور ماخذ شرعی یعنی اجماع وجود میں آگیا۔ اس طرح سے شرعی احکام کے ماخذ یا فقہاء کی اصطلاح میں ادلہ احکام کی تعداد چار تک پہنچ گئی۔ کتاب اللہ' سنت رسولؐ' قیاس اور اجماع لیکن اگر دیکھا جائے تو اصل ماخذ صرف دو ہی ہیں۔ کتاب اور سنت۔ اور باقی دونوں اصل ماخذ کی شاخیں ہیں۔

فقہ کے ماخذ

شریعت اسلامیہ میں احکام کے ماخذ کتاب اللہ' سنت' حدیث' اجماع اور قیاس ہیں۔

القرآن

کتاب اللہ اور قرآن کو عامۃ المسلمین اچھی طرح جانتے ہیں اور پڑھتے ہیں اور اس پر عمل میں کوشاں ہیں۔ کتب اصول فقہ میں کتاب اللہ کی تحدیدیوں کی گئی ہے۔

قرآن مجید سے مراد وہ کتاب ہے جو حضرت محمد ﷺ پر نازل کی گئی جو مصاحف میں لکھی ہوئی ہے جس کے آنحضرت ﷺ سے بتواتر منقول ہونے میں کوئی شبہ نہیں ہے۔ یہ قرآن الفاظ اور معنی کے مجموعہ کا نام ہے۔ یہ قرآن مجید حضرت محمد ﷺ پر بائیس سال دو ماہ بائیس دن تک نازل ہوتا رہا۔ (حاشی)

قرآن مجید نے شریعت اسلامیہ کے بنیادی اصولوں کو یوں بیان کیا ہے۔

ترجمہ خدائے پاک کی مخصوص رحمتیں ان لوگوں کے لئے ہیں جو نبی امی کی تابعداری کرتے ہیں جس کی توصیف تورات اور انجیل میں ان کے ہاں موجود ہے۔ نبی امی ان کو بھلائی کا حکم دیتا ہے' برائی سے روکتا ہے' ان کے لئے پاکیزہ چیزیں حلال کرتا ہے اور ناپاک چیزیں حرام کرتا ہے اور ان کے بوجھ اور طوق جو ان پر تھے انہیں اتار رکھتا ہے۔ پس جو لوگ اس پر ایمان لائے' اس کو قوت دی' اس کی مدد کی اور اس نور کی پیروی کی جو اس پر اتارا گیا یہی لوگ نجات پانے والے ہیں" (اعراف 157)

اس آیت سے شریعت اسلامیہ کے بنیادی اصول مندرجہ ذیل معلوم ہوئے۔

الف ۔ شریعت اسلامیہ میں ہر قسم کی بھلائی نیز ہر ایک سے بھلائی کا حکم ہے۔ وامرھم بالمعروف میں اسی کی طرف اشارہ ہے۔ حدیث میں ہے الدین النصیحہ" للہ و لرسولہ ولعامۃ المومنین" دین سے مراد اللہ' رسول اور عامۃ المسلمین کی بھلائی ہے اور اللہ تعالیٰ کے احکام ماننا اللہ سے بھلائی ہے۔ اور اللہ کے رسول ﷺ کے احکام ماننا اللہ کے رسول سے بھلائی ہے اور عامۃ المسلمین سے بھلائی یہ ہے کہ انہیں خیر کی رغبت دلائی جائے۔

ب ۔ شریعت میں ہر قسم کی برائی سے روکا گیا ہے۔ وینھاھم عن المنکر میں یہی مضمون ہے تمام چیزیں جو شریعت میں منع ہیں وہ بری ہیں۔ افراد کی انفرادی زندگی میں' گھریلو زندگی میں' اجتماعی زندگی میں' یا اخلاقی اور روحانی زندگی میں ان کا برا ہونا واضح ہے۔

ج ۔ تمام پاکیزہ چیزوں کا استعمال شریعت میں حلال ہے ویحل لھم الطیبات اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ لفظ طیب بہت جامع ہے۔ جس میں طہارت' منفعت اور غذائیت ہر سہ شامل ہیں۔

د ۔ تمام ناپاک چیزیں شریعت میں حرام ہیں ویحرم علیھم الخبائث کو غور سے تلاوت کریں۔ الخبائث کا واحد خبیث ہے۔ یہ طیب کی ضد ہے۔ اس میں نجاست' ضرر اور غذا نہ ہونا ہر سہ شامل ہیں۔

ر ۔ شریعت میں تنگی اور تکلیف نہیں ہے ویضع عنھم اصرھم میں اسی طرف اشارہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے دین میں کوئی تنگی نہیں کی گئی۔ اللہ کا ارادہ نہیں کہ تم پر تنگی ڈالے۔ لیکن اللہ کا ارادہ ہے کہ تم کو پاک بنائے۔ اللہ تعالیٰ کسی جان کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا۔

آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے۔ مجھے دین حنیف سہل عطا کیا گیا ہے۔ احادیث کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کا معمول یہ تھا کہ جب آپؐ کو کسی دو امروں میں سے کسی ایک کے کرنے کا اختیار دیا جاتا تو آپ سہل کو اختیار فرماتے بشرطیکہ یہ سہل امر گناہ کا سبب نہ بنتا۔ قرآن مجید میں لوگوں کو آنحضرت ﷺ سے حلال اور حرام کے زیادہ مسائل پوچھنے سے روکا گیا اور بتایا گیا کہ ہر حرام چیز نبی کریم ﷺ خود بیان کریں گے اور جس چیز کی حرمت بیان نہ کریں وہ حلال ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے اے ایمان والو! ان چیزوں کے متعلق نہ پوچھا کرو کہ اگر وہ ظاہر کی جائیں تو تمہیں ناخوش لگیں۔ حدیث میں ہے سب سے زیادہ مجرم مسلمان وہ ہے جس نے کوئی ایسی چیز دریافت کی جو حرام نہ تھی اور اس کے سوال کے بعد حرام کی گئی۔

قرآن مجید کے نزول کے زمانہ میں لوگوں کو موقع دیا گیا کہ جن چیزوں کے متعلق قرآن ساکت ہے وہ سب حلال ہیں ان کا استعمال کریں اور ان کے متعلق مسائل دریافت کرنے سے گریز کریں۔ حدیث میں ہے۔ اللہ نے فرائض متعین کر دیئے ہیں انہیں ضائع نہ کرو۔ اللہ نے حدود متعین کر دی ہیں ان سے تجاوز نہ کرو۔ اللہ نے بعض چیزیں حرام کی ہیں ان کی حرمت کو نہ توڑو۔ اللہ تعالیٰ نے رحمت کی وجہ سے بغیر بھولے بعض چیزوں کو اپنی حالت پر چھوڑ دیا ہے یعنی ان کے حلال اور حرام ہونے کو بیان نہیں کیا۔ پس ان کی بحث نہ چھیڑو۔ اس حدیث میں واضح طور پر بتایا گیا کہ جن چیزوں کی حرمت کو اللہ تعالیٰ نے بیان نہیں فرمایا وہ سب حلال ہیں۔

قرآن مجید کے نزول کے دوران میں ان سے سوال نہ کرو اللہ تعالیٰ بھولنے سے پاک ہے اسے یاددہانی کی ضرورت نہیں۔ اس میں حکمت لوگوں پر تنگی نہ دینا اور تکلیف مالایطاق سے بچانا ہے۔ ان احادیث اور ان آیات سے فقہاء نے یہ حکم مستنبط کیا ہے کہ جو چیز کسی انسان کی طاقت سے خارج ہو اس کا حکم اسے نہیں ہے۔ مثلاً جو شخص پانی کے استعمال پر قادر نہ ہو اسے وضو کا حکم نہیں تیمم کا حکم ہے۔ جس کے پاس مال نہ ہو' یا دوران سال میں مال تلف ہو جائے اس پر زکوٰۃ نہیں۔ جو بیمار اور کمزور ہو' روزہ نہ رکھ سکے اس پر روزہ نہیں ہے' دوسرے دنوں میں بشرط رفع عذر روزوں کی قضا ہے۔ اسی اصل پر فقہ کے بے شمار مسائل مبنی ہیں۔

س ۔ شریعت اسلامیہ میں تدریج کا اصل معمول یہ رہا۔ قرآن مجید نجماً نجماً آیت بآیت نازل ہوا۔ آغاز میں صرف توحید' رسالت اور مجازاۃ پر ایمان لانے کا حکم تھا بعد میں دوسرے احکام تدریجاً نازل کئے گئے۔ شراب کو بتدریج حرام کیا گیا۔ نکاح اور طلاق کے متعلق بتدریج احکام نازل کئے گئے۔ تقاضائے حال اور ضرورت کے مطابق بتدریج احکام نازل کئے گئے تاکہ لوگ عمل کر سکیں۔

الغرض قرآن مجید دلائل شرعیہ کے استنباط اور استخراج کے لحاظ سے دیگر تمام قسم کے دلائل پر فوقیت اور اولیت کا درجہ رکھتا ہے اس لئے تمام فقہاء اس امر پر متفق ہیں کہ اگر کسی مسئلہ کے متعلق قرآن مجید سے راہنمائی حاصل ہوتی ہو اور روایت یا قیاس اس کے خلاف تقاضا کرتا ہو تو ایسی صورت میں تو ان دونوں کے درمیان موافقت پیدا کرنے کی کوشش کی جائے گی لیکن اگر موافقت کی کوئی صورت نظر نہ آئے تو ایسی صورت میں حدیث یا قیاس ترک کر دیا جائے گا اور قرآن مجید کے حکم کے مطابق عمل درآمد کیا جائے گا۔ فقہاء نے قرآن مجید سے استخراج مسائل اور استدلال کے متعدد طریق وضع کئے ہیں۔ مگر اس طویل بحث کی یہاں گنجائش نہیں ہے۔

سنت

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

سنت سے مراد ہماری آنحضرت ﷺ کی وہ عملی روش ہے جو اپنے اندر تواتر رکھتی ہے اور ابتداء سے قرآن شریف کے ساتھ ہی ظاہر ہوئی اور ہمیشہ ساتھ ہی رہے گی یا بہ تبدیلی الفاظ یوں کہہ سکتے ہیں کہ قرآن شریف خدا کا قول ہے اور سنت رسول اللہ ﷺ کا فعل' اور قدیم سے عادت اللہ یہی ہے کہ جب انبیاء علیہم السلام خدا کا قول لوگوں کی ہدایت کے لئے لاتے ہیں تو اپنے فعل سے یعنی عملی طور سے اس قول کی تفسیر کر دیتے ہیں تا اس قول کا سمجھنا لوگوں پر مشتبہ نہ رہے اور اس قول پر آپ بھی عمل کرتے ہیں اور دوسروں سے بھی عمل کراتے ہیں۔

حدیث

سنت کے بعد اسلامی قانون سازی کا تیسرا ماخذ حدیث ہے۔

حدیث سے مراد رسول کریم ﷺ کا ہر وہ قول ہے جو آپؐ نے فرمایا ہے اور ہر وہ فعل ہے جو آپؐ نے کیا ہے اور ہر وہ کام ہے جس کی آپؐ نے اجازت دی ہے اور بعد میں ان باتوں کو محدثین نے مختلف راویوں سے سن کر اپنی کتابوں میں لکھ لیا۔ اس لحاظ سے حدیث کی تین قسمیں ہیں۔

1 حدیث قولی
2 حدیث فعلی
3 حدیث تقریری

حدیث قولی سے مراد آنحضرت ﷺ کے وہ ارشادات ہیں جو آپؐ نے مختلف مواقع پر اپنی امت کی ہدایت و راہنمائی کے لئے بیان فرمائے ہیں۔

حدیث فعلی سے مراد آپؐ کے وہ افعال ہیں جو آپؐ نے بطور نمونہ امت کے سامنے کئے۔

حدیث تقریری سے مراد صحابہؓ کے وہ افعال ہیں جن کا علم ہو جانے کے بعد آنحضرت ﷺ نے سکوت فرمایا ہو یا ان کے متعلق اپنی صریح رضامندی کا اظہار فرمایا ہو۔

غرض آپؐ کے اقوال اور آپؐ کا کردار ایک لحاظ سے قرآن مجید کا مفسر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ خود خدا تعالیٰ نے امت کے لئے آپؐ کی پیروی کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واجب قرار دیا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

یعنی جو کچھ پیغمبر تم کو دے اس کو لے لو اور جس سے منع کرے اس سے رک جاؤ۔ (الحشر)

اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے خود رسول کریم ﷺ کے منہ سے بھی امت کو اپنی پیروی کا حکم دلوایا ہے۔ جیسا کہ فرمایا۔

یعنی تو کہہ کہ اے لوگو اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو۔ اس صورت میں وہ بھی تم سے محبت کرے گا اور تمہارے قصور تمہیں بخش دے گا اور اللہ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ (آل عمران)

محدثین نے جب احادیث کو جمع کیا تو اس وقت انہوں نے بعض ایسے قواعد بنائے تھے جن کی پابندی سے غلطی کا احتمال بہت ہی شاذ رہ جاتا ہے۔ چنانچہ ان میں سے چند قواعد یہ ہیں۔

1 کوئی حدیث اس وقت تک قبول نہ کی جاتی جب تک اس کے ساتھ روایت کی مکمل سند نہ ہوتی۔ چنانچہ ابن سیرین لکھتے ہیں کہ جب بے احتیاط لوگوں نے بے سروپا روایات بیان کرنی شروع کیں تو محدثین نے ان کو اخذ کرنے سے انکار کر دیا اور کہا کہ ہمارے سامنے ان راویوں کے نام بتاؤ۔

2 اسی طرح وہ روایات جو بعض خاص ثقہ رواۃ کی کڑیوں سے مروی ہوں ان کو خاص اہمیت دی گئی اور یہ سمجھ لیا گیا کہ جو احادیث اس سند کے ساتھ بیان ہوں گی ان کی صحت میں کوئی شبہ نہ ہو گا چنانچہ جو روایات حضرت ابوبکرؓ تک اس سند کے ساتھ پہنچتی ہیں انہیں سب سے اعلیٰ سمجھا جاتا ہے۔

اسماعیل بن ابی خالد عن قیس بن ابی حازم عن ابی بکر

حضرت عمرؓ تک پہنچنے والی اسناد میں سے اس سند کو خاص اہمیت دی جاتی ہے اور اسے "سلسلۃ الذھب" کہا جاتا ہے۔ الزھری عن سالم عن ابیہ عن عمر۔

حضرت عائشہؓ کی روایات میں اس سلسلہ کو خاص اہمیت دی گئی ہے۔ عبیداللہ بن عمر عن القاسم عن عائشہ

3 ایسی روایت جو ایسی سند کے ساتھ مروی ہو جس میں سے کوئی راوی چھوٹ گیا ہو یا یہ ثابت ہو کہ اس میں کسی ایسے راوی کی روایت کا ذکر ہے جس کی اس سے پہلے راوی کے ساتھ ملاقات ہی ثابت نہیں ہوتی تو ایسی روایت کو صحیح قرار نہیں دیا گیا۔

4 اگر یہ ثابت ہو کہ کوئی راوی ایسا ہے جس کا حافظہ کمزور ہے' یا وہ ایسی عمر میں روایت بیان کر رہا ہے جس عمر میں عام طور پر حافظہ کمزور ہو جاتا ہے۔ بلکہ محدثین نے یہاں تک کاوش کی کہ کسی خاص راوی کی جوانی کی روایات اور بڑھاپے کی روایات کو بالکل الگ الگ کر دیا ہے۔

غرض یہ اور اس قسم کی بیسیوں اور شرائط ہیں جو اس جگہ سب کی سب بیان نہیں کی جا سکتیں۔ ان چند شرائط کے بیان کرنے کی غرض صرف یہ ہے کہ یہ بتایا جائے کہ محدثین نے کوئی روایت قبول کرنے سے پیشتر کس قدر محنت اور کاوش سے کام لیا ہے۔ ان حد بندیوں اور ضابطوں کی رعایت کے بعد اگر کوئی شخص یہ کہے کہ اگر ان روایات پر مذہب اور دین کی بنیاد نہیں رکھی جا سکتی وہ محض تعصب اور تنگ نظری کی بناء پر ہی ایسا کہہ سکتا ہے حقیقت کا اس سے کوئی واسطہ نہیں۔

اجماع

علم فقہ کا تیسرا ماخذ اجماع ہے۔ لغت میں اجماع کے معنی اتفاق کے ہیں۔ اجمع القوم علی کذا کے معنے ہیں کہ قوم نے اس بات پر اتفاق کر لیا۔ اصطلاح فقہ کے لحاظ سے اجماع کے معنی یہ ہیں کہ "کسی زمانہ میں تمام مسلمان علماء مجتہدین کسی ایک فیصلہ پر متفق ہو جائیں"

امام احمد اور داؤد ظاہری کے نزدیک اجماع کی یہ تعریف درست نہیں۔ ان کے نزدیک خاص صحابہؓ کا اجماع ہی معتبر ہے اور کسی کا نہیں۔ (اعلام الموقعین)

قاضی ابو حازم اور امام احمدؒ کی ایک روایت کے مطابق اجماع صرف خلفاء راشدین کا صحیح ہے اور کسی کا نہیں۔ وہ اس کا استدلال اس حدیث سے کرتے ہیں۔ علیکم بسنتی و سنۃ الخلفاء الراشدین یعنی تم پر میری اور خلفائے راشدین کی پیروی لازم ہے۔ فقہاء نے اجماع کے حجت ہونے کی دلیل قرآن مجید کی اس آیت سے دی ہے۔

یعنی جو شخص بھی ہدایت کے پوری طرح کھل جانے کے بعد رسول سے اختلاف ہی کرتا چلا جائے گا اور مومنوں کے طریق کے سوا کسی اور طریق پر چلے گا ہم اسے اس چیز کے پیچھے لگا دیں گے جس کے پیچھے وہ پڑا ہوا ہے اور اسے جہنم میں ڈالیں گے اور وہ بہت برا ٹھکانہ ہے۔ (نساء)

اس کے علاوہ بعض احادیث سے حجت اجماع کا استدلال کیا گیا ہے۔ مثلاً:۔

یعنی میری امت غلط بات پر یا گمراہی پر جمع نہ ہو گی۔ (الاحکام جلد 4 ص 133)

یداللہ مع الجماعۃ" (ترمذی)

یعنی جماعت کے ساتھ اللہ کی تائید ہوتی ہے۔

قرآن و حدیث کے مندرجہ بالا دلائل کے علاوہ اجماع کی حجت کی عقلی دلیل یہ دی گئی ہے کہ یہ ناممکن ہے کہ کسی زمانہ کے تمام علماء مجتہدین کسی مسئلہ میں غلط بات پر اتفاق کر لیں اور ان میں سے کسی کو بھی غلطی کا احساس نہ ہو۔

اجماع کی قسمیں

عام طور پر اجماع کی دو صورتیں بیان کی گئی ہیں۔

1 کسی مسئلہ پر علمائے مجتہدین کا صراحۃً اتفاق رائے ہو

2 کسی مجتہد نے کسی مسئلہ میں فتویٰ دیا ہو اور وہ فتویٰ اس زمانہ کے تمام مجتہدین کے علم میں بھی آگیا ہو لیکن کسی نے اس کی تردید نہ کی ہو۔ اس کو اجماع سکوتی کہتے ہیں۔

امام ابو حنیفہؒ کے اکثر شاگردوں نے اجماع سکوتی کو حجت قرار دیا ہے لیکن امام شافعیؒ اس اجماع کو حجت قرار نہیں دیتے۔

میرے نزدیک اجماع کے متعلق ابو حازم اور امام احمد بن حنبلؒ کا مذہب بالکل درست ہے کہ اجماع صرف صحابہؓ کا حجت ہے یا خلفاء راشدین کا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہر زمانہ کے حالات مساوی نہیں ہوتے۔ اگر کسی زمانہ کے علماء مجتہدین نے اپنے وقت اور ملک کے حالات کے مطابق کسی مسئلہ میں اتفاق رائے سے فیصلہ کر لیا ہو تو یہ ضروری نہیں ہے کہ دوسرے زمانہ کے حالات اور ضروریات بھی بالکل ویسی ہی ہوں جیسے ان لوگوں کے سامنے تھیں۔ آج انسانی زندگی کے معاشرہ میں نئے نئے تقاضے ابھر آئے ہیں اور وہ نئے اجتہاد کا شدت کے ساتھ تقاضا کرتے ہیں۔ پس ہم اپنی ضروریات کو پچھلے لوگوں کی ضروریات پر قیاس کر کے نئے اجتہاد کے دروازہ کو بند نہیں کر سکتے۔

رہا یہ سوال کہ یہی اعتراض صحابہ کے اجماع یا خلفائے راشدین کے اجماع پر بھی ہوتا ہے صحابہؓ کی ضروریات اور خلفاء راشدین کی ضروریات آج کی ضروریات کے بھی موافق نہیں ہیں پھر ہم ان کے اجماع کو آج کی ضروریات پر کیونکر منطبق کر سکتے ہیں؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ اول تو تاریخ کی ورق گردانی سے ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ صحابہؓ کا اجماع معدودے چند مسئلوں پر ہوا ہے اور پھر جن مسائل پر اجماع ہوا ہے ہم دیکھتے ہیں کہ وہ خالی اجماع ہی نہ تھا بلکہ اس کی تائید قرآن اور حدیث سے بھی ہوتی ہے لہٰذا ایسے اجماع کو قبول کرنے سے کس کو انکار ہو سکتا ہے۔

مثلاً صحابہؓ کا ایک اجماع رسول کریم ﷺ کی وفات کے بعد اس مسئلہ پر ہوا کہ مسلمانوں کا کوئی نہ کوئی امیر ہونا چاہئے۔ کیونکہ اس کے بغیر قوم کا شیرازہ بالکل بکھر جائے گا۔ چنانچہ اس ضرورت کے پیش نظر انہوں نے حضرت ابوبکرؓ کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔ کون کہہ سکتا ہے کہ اس اجماع کے تائیدی دلائل قرآن و سنت میں موجود نہ تھے۔ پھر حضرت ابوبکرؓ جیسے جلیل القدر خلیفہ کی خلافت کا کون انکار کر سکتا ہے۔

اسی طرح صحابہؓ کا ایک اور اجماع اس بات پر ہوا کہ منکرین خلافت اور باغیوں کی شرارتوں کے خلاف جہاد کیا جائے۔ یہ مسئلہ بھی ایسا ہی ہے کہ جس کی نشان دہی جا بجا قرآن و حدیث سے ہوتی ہے۔ شرارت پسندوں کی شرارتوں کو کچلنے کا کس کو انکار ہو سکتا ہے۔

یہی حال خلفاء راشدین کے اجماع کا ہے۔ تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کا اجماع بھی چند عملی مسائل پر ہوا ہے اور تحقیق سے معلوم ہے کہ ان مسائل کی ضرورت بھی آج تک جوں کی توں چلی آ رہی ہے اس لئے ہر زمانہ اور ہر طبقہ کے علماء و فقہاء نے اس کی تائید کی ہے۔ مثلاً خلفاء راشدین نے باہم مشورہ سے شرابی کی حد اسی کوڑے مقرر کی۔ اس سزا کے متعلق آج تک تمام فقہاء و علماء کا اتفاق چلا آتا ہے۔

اجماع کے متعلق یہ دقت جو میں بیان کر رہا ہوں خود فقہاء کے سامنے بھی آئی۔ یہی وجہ ہے کہ بعض نے تو اجماع سے بالکل انکار ہی کر دیا۔ بعض نے اس کو ایک خاص طبقے تک محدود کر دیا۔

مثلاً ایک مجلس میں تین طلاقوں سے متعلق فقہاء اربعہ اس امر پر متفق ہیں کہ ایسی طلاق بائن ہو گی۔ لیکن امام ابن تیمیہ اس اجماع کو نہیں مانتے۔ ان کا مسلک یہ ہے کہ ایسی تین طلاقیں صرف ایک رجعی طلاق شمار ہو گی۔ جب ان ہر دو مذاہب کے دلائل پر غور کیا جائے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ ابن تیمیہؒ حق پر ہیں گو اجماع دوسرے فریق کی تائید کرتا ہے۔

اسی طرح امام ابن رشدؒ نے نظری اور فکری مسائل میں اجماع کو تسلیم نہیں کیا۔ بلکہ صرف عملی مسائل تک محدود رکھا ہے۔ ان کے نزدیک نظری اور فکری مسائل کی حد بندی ایک زمانہ کے علماء ہمیشہ ہمیش کے لئے نہیں کر سکتے لہٰذا ایسے مسائل میں اجماع درست نہ ہو گا۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں۔

یعنی اس سے تمہیں پتہ چلے گا کہ اجماع نظریات میں یقینی نہیں ہو سکتا' جیسا کہ عملیات میں ممکن ہے۔ (فصل المقال)

خلاصہ یہ کہ اجماع فقہ کی کوئی ایسی یقینی دلیل نہیں ہے جس پر دینی مسائل کی بنیاد رکھی جائے اور آنے والے زمانوں کے حالات کو پہلے زمانے کے حالات پر قیاس کر کے گزشتہ علماء کے نظریات کو بلا حیل و حجت تسلیم کر لیا جائے۔

قیاس

صحابہؓ اور تابعین کو جب کوئی مسئلہ کتاب و سنت میں نہیں ملتا تھا تو وہ اپنی رائے اور قیاس سے اجتہاد کرتے تھے۔ اس زمانے میں قیاس کا مفہوم' جیسا کہ ان کے فتاویٰ سے ظاہر ہوتا ہے یہ تھا کہ مذہب کے عام اصولوں کی بنیاد پر کوئی فیصلہ کیا جائے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ "نہ تو کسی کو نقصان ہو اور نہ کسی دوسرے کو نقصان پہنچایا جائے۔" یا آپؐ نے ایک دوسرا اصول یہ مقرر فرمایا۔ "مشتبہ چیزوں کو چھوڑ کر غیر مشتبہ چیزوں کی طرف رجوع کرو۔" یا ایسے اصول ہوں جو انسانوں کے ساتھ انصاف اور بھلائی پر مبنی ہوں اور وہ ان کی خرابیوں کو دور کر سکیں۔ اس زمانے میں وہ اصل بنیاد نہیں تلاش کرتے تھے' جس پر وہ اس مسئلہ کو قیاس کر سکیں' جس کا وہ فتویٰ دیتے تھے۔ چنانچہ حضرت عمرؓ نے یہ فتویٰ دیا کہ محمد بن سلمہ کے پڑوسی کی نہر اس کی زمین میں سے گزر سکتی ہے کیونکہ ان کے پڑوسی کو اس سے فائدہ پہنچے گا اور انہیں کوئی نقصان نہیں ہو گا۔ اس طرح ان کے حکم کی بنیاد یہ عام قاعدہ تھا کہ لوگوں کو فائدہ پہنچایا جائے اور انہیں نقصان سے بچایا جائے" ان کے ساتھ بھلائی کی جائے اور ان سے خرابیوں کو دور کیا جائے۔ اس وقت حضرت عمرؓ نے اس فیصلہ کو کسی واضح اور مخصوص بنیادی حکم پر قیاس نہیں کیا تھا بلکہ ان کا اصول وہی تھا جسے فقہاء "مصالح مرسلہ" کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔

ابن قیمؒ نے نص صریح نہ ملنے کی صورت میں عہد سلف کی رائے کی ان الفاظ میں تشریح کی ہے کہ ان کی رائے وہ ہوتی تھی جو غور و فکر اور صحیح

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمد طاہر مرزا صاحب

شذرات

اخبارات و رسائل کے مفید اور فکر انگیز اقتباسات

ثقافت کے نام پر کثافت

جمعیت علماء پاکستان کے سربراہ مولانا شاہ احمد نورانی نے کہا ہے کہ مسلمان عورت کو لادینیت اور بے حیائی کی راہ پر چلانے کی تمام کوششیں ناکام ہوں گی۔ جامعہ محمدیہ رضویہ بنات الاسلام کے سالانہ جلسہ تقسیم انعامات سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ یورپ اور انڈیا کی طرف سے پاکستان اور عالم اسلام پر ثقافت کے نام پر کثافت مسلط کی جارہی ہے۔ بے حیائی ایک منظم منصوبے کے تحت پھیلائی جارہی ہے۔ اس سلسلہ میں بین الاقوامی ذرائع ابلاغ اور یہود و ہنود مسلمانوں کی نئی نسل کو تباہ کرنے کے لئے سرگرم ہیں۔"

(روزنامہ پاکستان 19- اپریل ص 8)

سب چور ہیں

واپڈا کے ڈپٹی چیئرمین میجر جنرل سرفراز اقبال نے کہا ہے کہ واپڈا میں چوری کرنے میں کوئی بھی کم نہیں ہے۔ اور صنعتی اور نجی سطح پر چوری کی جاتی ہے یہاں مولوی سے لے کر جی او آر تک سب بجلی چوری میں ملوث ہیں۔

(نوائے وقت 23- اپریل 99ء)

فرقہ واریت کا سبب

مولانا احسان الٰہی ظہیر کے بیٹے اور جمعیت اہل حدیث کے سربراہ ابتسام الٰہی ظہیر نے کہا ہے کہ فرقہ واریت کے اہم اسباب میں بعض مولوی حضرات کے مالی مفادات اور بے روزگار نوجوانوں کا احساس محرومی بھی ہے۔ حکومت نے علماء کمیٹی فرقہ واریت کے خاتمہ کے لئے نہیں بلکہ ایک عالم دین کو بے توقیر کرنے کے لئے قائم کی تھی۔ انہوں نے کہا قرآن پاک میں نبی اکرمؐ کے پیروکاروں کا نام مسلم رکھا گیا ہے۔ حنفی' حنبلی' شافعی' مالکی' دیوبندی' بریلوی نسبتیں اصلاً مدارس کی نسبتیں ہیں' کسی مالکی' دیوبندی' بریلوی مدرسے سے فارغ التحصیل ہونا کوئی جرم کی بات نہیں لیکن جس وقت اپنے مدرسے میں حاصل کی گئی تعلیم کو شریعت بنا لیا جائے تو وہی فرقہ واریت کو پھیلانے کا ذریعہ بن جاتی ہے۔

(انٹرویو روزنامہ پاکستان 24- اپریل 99ء)

جہاد کا اصل مفہوم

علامہ ابن قیم "زاد المعاد" میں لکھتے ہیں۔

"جہاد چونکہ ایوان اسلام کا بلند کنگرہ ہے' اور جنت میں مجاہدین کا اسی طرح بلند مقام ہے' جس طرح دنیا میں بھی ان کو رفعت و بلندی حاصل ہے' اس لئے رسول اللہ ﷺ اس کے ذروہ علیا پر فائز اور اس کے تمام انواع و اقسام پر محیط تھے' آپؐ نے راہ خدا میں اپنے قلب و جگر' دعوت و تبلیغ' اور سیف و سناں سے جہاد کا حق ادا کر دکھایا' آپؐ کے تمام اوقات قلبی' لسانی اور جسمانی جہاد کے لئے وقف تھے' اسی لئے دنیا میں آپؐ سب سے بلند و بالاتر' اور خدا کے ہاں سب سے زیادہ مقرب و محبوب تھے' اور کیونکہ (خدا کے دشمنوں سے) خارجی جہاد' داخلی جہاد (راہ حق میں اپنے نفس سے جہاد کی) ایک شاخ ہے' جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "مہاجر وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی منع کی ہوئی چیزوں کو چھوڑ دے" اس لئے نفس کے ساتھ جہاد خارجی دشمن سے جہاد پر مقدم اور اس کی اساس ہے۔"

جہاد کی اقسام

جہاد کی چار قسمیں ہیں (1) نفس سے جہاد' (2) شیطان سے جہاد (3) کفار سے جہاد' (4) منافقین سے جہاد اور چاروں قسم کے جہاد کے الگ الگ درجات و مراتب بھی ہیں' حدیث میں آیا ہے کہ

جو اس حال میں مرجائے کہ اس نے جہاد نہ کیا ہو' اور نہ جہاد کی تمنا و ارادہ کیا ہو' وہ نفاق کے ایک حصہ پر مرے گا۔

اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ کامل وہ شخص ہے جو جہاد کے تمام درجات و مراتب کا جامع ہو' نبی خاتم ﷺ کامل ترین' اور خدا تعالیٰ کے مقرب ترین بندہ تھے' کیونکہ آپؐ نے جہاد کی تمام اقسام و مراتب کی تکمیل فرمائی' اور راہ خدا میں جہاد کا حق ادا کر دیا' اور بعثت کی ابتداء سے وفات تک جہاد میں مشغول رہے' دعوت و تبلیغ میں سرگرم عمل' اور باطل طاقتوں سے برسرپیکار رہے' رات دن خفیہ و علانیہ لوگوں کو خدا کی طرف بلاتے تھے' اور آپؐ اور آپؐ کے صحابہؓ سخت اذیتیں اور تکلیفیں جھیلتے تھے' یہاں تک کہ آپ کے کچھ صحابہ حبشہ کی طرف ہجرت کر گئے' پھر وہ وقت بھی آیا جب آپؐ خود بنفس نفیس اور آپؐ کے صحابہ مدینہ کی طرف ہجرت کرنے پر مامور ہوئے' مدینہ منورہ میں جب استقرار ہو گیا' اور اللہ نے اپنی خاص مدد اور مومن بندوں کے ذریعہ آپؐ کی نصرت فرمائی' اور ان کے دل آپس میں جوڑ دیئے' انصار اور لشکر اسلام نے آپؐ کی پشت پناہی کی' اپنی جانیں آپؐ پر نثار کر دیں اور آپؐ کی محبت کو باپ دادوں' بیٹوں اور پوتوں اور شوہروں بیویوں پر ترجیح دی' اور آپؐ انہیں ان کی اپنی ذات سے زیادہ محبوب اور عزیز ہو گئے' اس وقت عربوں اور یہودیوں نے متفقہ دشمنی کی ٹھان لی' اور وہ متحدہ طور پر مسلمانوں کے مقابلہ میں صف آرا و برسرپیکار ہو گئے' ادھر اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو صبر اور عفو و درگزر کا حکم فرماتا رہا' یہاں تک کہ ان کی جمعیت مضبوط ہو گئی' اور ان کی ایک طاقت ہو گئی' اس وقت اللہ تعالیٰ نے قتال کی اجازت مرحمت فرمائی' لیکن فرض نہیں کیا' اور فرمایا:۔

جن مسلمانوں سے (خواہ مخواہ) لڑائی کی جاتی ہے' ان کو اجازت ہے کہ وہ بھی لڑیں کیونکہ ان پر ظلم ہو رہا ہے اور خدا (ان کی مدد کرے گا) وہ یقیناً ان کی مدد پر قادر ہے۔ (الحج-۳۹)

پھر ان لوگوں سے جنگ کرنا فرض کر دیا گیا جو جنگ کریں' اور جو جنگ نہ کریں ان سے جنگ کرنا فرض نہیں قرار دیا گیا' ارشاد فرمایا۔

اور جو لوگ تم سے لڑتے ہیں' تم بھی خدا کی راہ میں ان سے لڑو۔ (البقرہ-190)

اس کے بعد تمام مشرکین سے "قتال" فرض قرار دے دیا گیا' اور ارشاد ہوا۔

اور ان لوگوں سے لڑتے رہو' یہاں تک کہ فتنہ (یعنی کفر کا فساد) باقی نہ رہے' اور دین سب خدا ہی کا ہو جائے۔ (الانفال-۳۹)

جہاد جب اپنے شرائط' احکام و آداب کے ساتھ ہو۔ بڑے خیر و برکت کا سرچشمہ' دنیا کے لئے سعادت' اور پوری انسانیت کے لئے رحمت کا ذریعہ ہے اور جب سے اس جہاد اسلامی کا سلسلہ منقطع اور موقوف ہو گیا اور اس کی جگہ قوم و وطن کے نام پر مادی اور سیاسی جنگوں اور ان داخلی انقلابات نے لے لی' جن کا مقصد نہ رضائے الٰہی کا حصول تھا' نہ اعلاء کلمۃ اللہ اور نہ انسانیت کو جاہلیت' طاغوت اور نفس پرستی کے شکنجہ سے نکالنا اور ابدی سعادتوں سے ہمکنار کرنا' اسی وقت سے پوری دنیا جہاد کے فوائد و برکات سے محروم ہو گئی' مسلمان ساری دنیا میں رسوا ہو گئے اور اپنی قدر و قیمت اور اپنا وزن کھو بیٹھے اور یہ نبوی پیشین گوئی حرف بحرف صحیح ثابت ہوئی۔

"قریب ہے کہ قومیں تم پر اس طرح ٹوٹ پڑیں' جس طرح اپنے پیالہ پر کھانے والے ٹوٹتے ہیں' صحابہ کرامؓ نے عرض کیا' یارسول اللہ کیا ہماری تعداد اس وقت کم ہو گئی؟ آپؐ نے فرمایا نہیں! تمہاری تعداد بڑی ہو گی' لیکن تم سیلاب کے جھاگ کی طرح جھاگ بن جاؤ گے' اور خدا تعالیٰ تمہارے دشمن کے دل سے تمہاری ہیبت اور خوف نکال دے گا اور تمہارے دلوں میں وہن ڈال دے گا' کسی نے عرض کیا' حضورؐ "وہن" سے کیا مراد ہے؟ آپؐ نے فرمایا "دنیا کی محبت اور موت سے نفرت" اور صحیح حدیث میں آپؐ نے فرمایا۔

جب تم سود کے ساتھ خرید و فروخت کرنے لگو گے' اور گایوں کی دم پکڑے رہو گے اور کھیتی باڑی میں مگن رہو گے' اور جہاد چھوڑ دو گے' تو خدا تعالیٰ تم پر ایسی ذلت مسلط کر دے گا' جس کو اس وقت تک نہ اٹھائے گا' جب تک تم دین کی طرف واپس نہ آ جاؤ گے۔ (ابو داؤد شریف)

جہاد صرف جنگ و قتال ہی پر (جو ضرورت کے وقت جہاد کی سب سے اعلیٰ قسم اور افضل ترین مظہر ہے) منحصر نہیں ہے' بلکہ ہر وہ کوشش جو اعلاء کلمۃ اللہ اور دین کے غلبہ کی خاطر کی جائے جہاد ہے' حدیث پاک میں آتا ہے۔

"سب سے افضل جہاد یہ ہے کہ ظالم بادشاہ یا ظالم حکمران کے سامنے حق و انصاف کی بات کہی جائے۔"

(روزنامہ نوائے وقت 30- اکتوبر 1998ء)

رسوائی کا سبب

ڈاکٹر اسرار احمد صاحب مضمون بعنوان "امت مسلمہ کی نصرت الٰہی سے محرومی" میں لکھتے ہیں۔

ملک کو درپیش اس صورتحال کی ذمہ داری اکیلے نواز شریف پر عائد نہیں ہوتی' بلکہ نواز شریف اور بے نظیر سمیت ملک کے تمام سابق حکمران بھی "حصہ بقدر جثہ" کے مصداق اس میں برابر کے شریک ہیں۔ اسی خفیہ معاہدے کے نتیجے میں اب دفاعی بجٹ میں بھی کٹوتی ہو گی۔ فوج کو سڑکوں کی تعمیر اور واپڈا میں لگا کر اس کی ڈاؤن گریڈنگ تو پہلے ہی ہو چکی ہے' اب فوج کی ڈاؤن سائزنگ بھی ہو گی۔ سوچنے کی بات یہ ہے کہ یہ سب کچھ کیوں ہو رہا ہے؟ ہماری موجودہ ذلت و رسوائی کا اصل سبب اللہ تعالیٰ سے بے وفائی' وعدہ خلافی اور روگردانی ہے۔ ملک و قوم کو درپیش صورتحال سے نکالنے کا واحد راستہ یہ ہے کہ نیو ورلڈ آرڈر کے خلاف کھلی بغاوت کا اعلان کیا جائے۔ ٹیپو سلطان نے کہا تھا کہ "شیر کی ایک دن کی زندگی گیدڑ کی سو سالہ زندگی سے بہتر ہے" ہمارے پاس بھی اس کے علاوہ کوئی راستہ نہیں۔ وگرنہ سی ٹی بی ٹی اور ایف ایم سی ٹی سمیت امریکہ کا ہر حکم ہمیں بجالانا ہو گا۔

(نوائے وقت لاہور ۱۱ مارچ 99ء)

کیا دیکھا

بیرسٹر ظہور بٹ جنگ میں لکھتے ہیں۔

آج سے کئی سال پہلے مصر سے الازہر یونیورسٹی کے ایک وائس چانسلر محمد عبدہ یورپ کے دورے پر آئے۔ چند ہفتے یہاں گزارنے کے بعد قاہرہ پہنچے تو اخبار نویسوں نے ان سے پوچھا کہ آپ نے یورپ میں کیا دیکھا۔ انہوں نے جواب دیا کہ میں نے وہاں اسلام دیکھا مگر مسلمان نہیں دیکھے۔ پھر ان سے پوچھا گیا کہ مصر میں آپ کو کیا نظر آ رہا ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ یہاں مسلمان دیکھے ہیں مگر اسلام کہیں نظر نہیں آیا۔ یقیناً ہر دیانت دار مسلمان محمد عبدہ کے اس تجزیہ سے اتفاق کرے گا۔ صرف مصر ہی نہیں بلکہ تمام دنیائے اسلام میں مسلمان تو ضرور ہیں مگر اسلام کہیں بھی نہیں ہے۔

باقی تمام مسلمان ملکوں کو تو چھوڑیں اپنے ملک پاکستان پر ہی ایک نظر ڈالیں جہاں نفاذ اسلام کے دعوے تو ایک مدت سے کئے جارہے ہیں مگر کبھی جمعہ کی چھٹی' شراب اور جوئے پر پابندی کو ہی نفاذ اسلام کا نام دے دیا گیا اور کبھی شرعی سزائیں نافذ کر کے عورتوں کو گھروں میں بند کرنے اور ججوں کو قاضی کا نام دے دینے کو اسلامی نظام کے لئے کافی سمجھا گیا۔

(روزنامہ جنگ لاہور 29 مارچ 99ء ص 10)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلافت لائبریری ربوہ

اطلاعات و اعلانات

نتیجہ امتحان سہ ماہی چہارم 1998ء قیادت تعلیم- مجلس انصار اللہ پاکستان

○ امتحان سہ ماہی چہارم 1998ء میں پاکستان کی 217 مجالس کے 2893 انصار نے شمولیت کی۔

نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے انصار درج ذیل ہیں۔

اول- مکرم محمد سلیم اختر صاحب سلطانپورہ- لاہور

دوم- مکرم قریشی فصیح الدین احمد صاحب نارتھ کراچی-

سوم- مکرم عزیز احمد طاہر صاحب ٹوبہ ٹیک سنگھ

اللہ تعالیٰ یہ اعزاز مبارک کرے۔

(صدر مجلس انصار اللہ- پاکستان (ربوہ

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

سانحہ ارتحال

○ مکرم محمد محمود اقبال صاحب (شعبہ انگریزی) جامعہ احمدیہ کی والدہ محترمہ خدیجہ بیگم صاحبہ زوجہ محترم غلام محمد صاحب ثالث مرحوم 6- مئی بروز جمعرات صبح 8 بجے وحدت کالونی میں وفات پاگئیں موصوفہ موصیہ تھیں۔ اسی روز بعد از عشاء بیت المبارک میں محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے نماز جنازہ پڑھائی جبکہ ازاں بعد محترم جمیل الرحمٰن صاحب رفیق وائس پرنسپل جامعہ احمدیہ نے بہشتی مقبرہ میں بعد تدفین دعا کروائی۔

عمر قریباً اسی سال تھی۔ موصوفہ محترم خواجہ محمد رمضان صاحب آف ضلع سیالکوٹ کی صاحبزادی اور یکے از رفقاء حضرت مسیح موعود ازلاہور محترم بابو غلام محمد صاحب ثانی ریلوے فورمین کی بہو تھیں۔ انہیں کثیر تعداد میں بچے اور بچیوں کو ایک لمبا عرصہ تک قاعدہ یسرنا القرآن کے ذریعہ قرآن کریم پڑھانے کی سعادت نصیب ہوئی

پانچ بیٹے اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑے ہیں۔ احباب کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ موصوفہ کو اپنی مغفرت کی چادر میں ڈھانپ لے۔ اولاد کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

○ مکرم محمد محسن صاحب ابن مکرم محمد اکبر صاحب مرحوم 7/11 دار العلوم جنوبی ربوہ عرصہ قریباً پانچ سال بعارضہ قلب بیمار رہنے کے بعد مورخہ 99-5-11 کو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں بعمر تقریباً 34 سال وفات پاگئے۔ اگلے روز مورخہ 99-5-12 کو بعد از نماز ظہر بیت المہدی میں صوبیدار (ر) صلاح الدین صاحب نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ قبرستان عام میں تدفین کے بعد مکرم چوہدری خالد ممتاز صاحب صدر محلہ نے دعا کروائی۔ مرحوم نے بیوہ کے علاوہ پانچ بچے اپنی یادگار چھوڑے ہیں بڑا بیٹا عمر 8 سال وقف نو میں شامل ہے سب سے چھوٹی بیٹی کی عمر صرف گیارہ ماہ ہے۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے پسماندگان کا حامی و ناصر ہو۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

تحریک جدید کے میدان میں قربانی کا اصول

○ تحریک جدید کا کام بفضل خدا وسعت پذیر ہے اس لئے اس میدان میں قربانی پیش کرنے کے لئے دو راہنما اصول ہمارے پیش نظر رہنے چاہئیں۔

ایک یہ کہ ہر شخص اپنی حیثیت کے مطابق وعدہ پیش کرے دوسرے یہ کہ تحریک جدید کی عالمگیر ذمہ داریوں کا خیال رکھتے ہوئے تاحد امکان وعدہ پیش کیا جائے۔ جیسا کہ حضرت مصلح موعود فرما گئے ہیں۔

"مومن کو چاہئے کہ جس قدر اس سے ہو سکے قربانی کرے لیکن ہو سکنے کا فیصلہ دل سے نہیں کرنا چاہئے بلکہ یہ دیکھنا چاہئے کہ اس وقت دین کو کس قدر قربانی کی ضرورت ہے۔"

مخلصین جماعت سے درخواست ہے کہ وعدہ پیش کرتے وقت ان دو راہنما اصولوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے قربانیاں پیش کریں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بقیہ صفحہ 4

بات معلوم کرنے کی تلاش کے بعد دل کو پسند آئے۔

زمانے کے گزرنے پر جب رائے اور قیاس کے مفہوم میں توسیع ہوئی تو علماء نے اس کے مفہوم کو متعین کیا اور یہ شرط لگادی کہ جو کوئی اپنی رائے اور قیاس سے فتویٰ دے تو اس کے پیش نظر کوئی خاص بنیادی اصول ہونا چاہئے جس کی بنیاد پر وہ حکم دے سکے۔ قیاس کا یہی وہ مفہوم ہے جسے کتاب و سنت کے بعد بنیادی اصول قرار دیا گیا ہے۔ (تاریخ التشریع الاسلامی)

قیاس کی تعریف یہ ہے کہ "تلاش حقیقت میں پوری کوشش صرف کی جائے" کچھ لوگوں نے اس کی تعریف یہ کی ہے کہ "نامعلوم حکم کو معلوم و مذکور کے ساتھ ساتھ شامل کر دیا جائے۔" محققین کی ایک جماعت کی یہ رائے ہے کہ "کسی مسئلے کی شاخ کو اصل مسئلہ کے ساتھ اس کی اصل وجہ میں برابر کا شریک کیا جائے۔ کیونکہ ایک مجتہد کے نزدیک دونوں میں اصل وجہ مشترک پائی جاتی ہے۔ ایک تعریف یہ بھی کی گئی ہے کہ "فرعی مسئلہ میں اصل مسئلہ کے حکم کو برقرار رکھا جائے کیونکہ دونوں میں مشترکہ سبب پایا جاتا ہے۔

قیاس کی مثالیں

☆ حضرت عمرؓ کی روایت ہے کہ ایک دفعہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! میں آج بہت برا کام کر بیٹھا ہوں۔ میں نے روزے کی حالت میں بیوی کا بوسہ لے لیا ہے۔" اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اگر تم روزے کی حالت میں کلی کرو تو کیا ہوگا؟" میں نے کہا اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ آپؐ نے فرمایا "اسی طرح تم روزہ رکھو" اس روایت میں آپؐ نے بوسہ کو جو قربت کا ذریعہ ہے منہ میں پانی ڈالنے کے مشابہ قرار دیا ہے جو پانی پینے کا ذریعہ بن سکتا ہے اور جس طرح کلی کرنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا اسی طرح اس کے بارے میں یہی حکم دیا۔

☆ عبادہ بن الصامتؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ سونا سونے کے بدلے میں' چاندی چاندی کے بدلے میں' گیہوں گیہوں کے بدلے میں' جو جو کے بدلے میں' کھجوریں کھجوروں کے بدلے میں' نمک نمک کے بدلے میں' یکساں برابر اور ہاتھوں ہاتھ فروخت ہوں۔ جب یہ قسمیں بدل جائیں تو جس طرح چاہو اسے فروخت کرو بشرطیکہ وہ ہاتھوں ہاتھ ہو۔

اس حدیث کی عبارت سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ مذکورہ بالا چھ چیزوں میں سود حرام ہے۔ ان کے علاوہ اور قسموں کے بارے میں حدیث خاموش ہے جیسے باجرے کے بدلے میں باجرہ' لوہے کے بدلے میں لوہا' چاول کے بدلے میں چاول' لہٰذا ائمہ کرام نے مذکورہ بالا اجناس میں سود کے حرام ہونے کی اصل وجہ معلوم کرنے کی کوشش کی مگر کسی ایک سبب کو معلوم کرنے پر وہ سب متفق نہ ہو سکے۔

حنفیہ کے نزدیک ان میں سود کی حرمت کی وجہ مقدار و جنس ہے۔ چنانچہ سونے کے بدلے سونا اور چاندی کے بدلے چاندی زیادہ کر کے فروخت کرنا اس لئے حرام ہے کہ دونوں چیزیں وزن اور جنس میں برابر ہوتی ہیں۔ اور گیہوں اور جو میں حرمت اسی وجہ سے ہے کہ وہ دونوں چیزیں ہم جنس ہیں اور ایک ہی طرح فروخت کی جاتی ہیں۔ اس لئے انہوں نے لوہے کو سونے چاندی پر قیاس کیا اور چاول اور باجرہ کو گیہوں اور جو کے مشابہ قرار دے کر ان میں بھی سود کو حرام قرار دیا۔ اس طرح حدیث کی چھ اقسام کی حرمت اصل شرعی مسئلہ کی بنیاد ہیں اور باقی اقسام کی حرمت فرعی ہے اور اصل و فرع کی حرمت کا سبب مشترک ہے یعنی دونوں میں مقدار و جنس متحد ہیں۔ لہٰذا جب اصل مسئلہ ہی میں سود حرام ہوا تو اس پر قیاس کر کے فرعی مسئلہ میں بھی سود حرام قرار دیا گیا۔

☆ رسول اکرم ﷺ نے جب حضرت معاذؓ کو یمن بھیجا تو آپؐ نے ان سے پوچھا جب تمہارے سامنے مقدمہ درپیش ہو تو تم کیا کرو گے؟ انہوں نے فرمایا کہ میں کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ آپ نے فرمایا اگر وہ کتاب اللہ میں نہ ہو؟ اس پر انہوں نے فرمایا رسولؐ اللہ کی سنت کے مطابق عمل کروں گا۔ آپؐ نے فرمایا اگر سنت میں بھی وہ معاملہ نہ ہو؟ اس پر وہ کہنے لگے میں اپنی رائے سے اجتہاد کروں گا اور اس میں کوتاہی نہیں کروں گا۔ حضرت معاذؓ کا بیان ہے' رسول اللہ ﷺ نے میرا سینہ تھپک کر فرمایا۔ خدا کا شکر ہے کہ اس نے رسول اللہ کے قاصد کو اس بات کی توفیق دی جو اس کے رسول کی غرض کے مطابق ہے۔

اس واقعہ میں رسول اکرم ﷺ نے نص شرعی میں حکم موجود نہ ہونے کی صورت میں حضرت معاذؓ کے اپنی رائے سے اجتہاد کرنے کے فیصلے کو پسند فرمایا ہے۔

☆ ایک عورت رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور کہنے لگی۔ میری ماں نے منت مانی تھی کہ وہ حج کرے گی مگر حج کرنے سے پہلے مر گئی۔ کیا میں اس کی طرف سے حج کروں؟ آپ نے فرمایا ہاں اس کی طرف سے حج کر لو۔ اگر تمہاری والدہ پر کچھ قرضہ ہو تو کیا تم اسے ادا کرو گی؟ اس نے کہا ہاں ضرور ادا کروں گی۔ آپؐ نے فرمایا۔ اللہ کا حق ادا کرو کیونکہ اللہ سب سے زیادہ اس کا مستحق ہے کہ اس کا حق ادا کیا جائے۔

☆ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آکر کہنے لگا۔ میری عورت نے ایک کالا لڑکا جنا ہے مجھے اس کو اپنا جائز بیٹا تسلیم کرنے سے انکار ہے۔ آپؐ نے فرمایا کیا تمہارے پاس کچھ اونٹ ہیں؟ اس نے کہا ہاں! آپؐ نے فرمایا ان کے رنگ کیا ہیں؟ اس نے کہا وہ سرخ رنگ کے ہیں۔ آپ نے فرمایا کیا ان میں کچھ خاکی رنگ کے بھی ہیں؟ اس نے کہا ہاں ان میں کچھ خاکی رنگ کے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا وہ اس رنگ کے کیسے ہو گئے؟ اس نے کہا شاید کوئی رگ ان میں کھچ کر آگئی ہو۔ آپؐ نے فرمایا یہی حال اس لڑکے کا ہے۔ بہرحال آپؐ نے اجازت نہیں دی کہ وہ اس کی ولدیت سے دستبردار ہو جائے۔

☆ ایک دفعہ حضرت عمرؓ کے سامنے یہ معاملہ لایا گیا کہ ایک آدمی کو اس کی سوتیلی ماں اور اس کے آشنا نے قتل کیا۔ حضرت عمرؓ سوچنے لگے کہ کیا ایک آدمی کے بدلے میں کئی آدمیوں کو قتل کیا جائے یا نہیں؟ اس پر حضرت علیؓ کہنے لگے "اگر کئی آدمی ایک ذبح کئے ہوئے اونٹ کے چرانے میں اس طرح شریک ہو جائیں کہ ایک آدمی اس کا ایک عضو چرا لے اور دوسرا اس کا دوسرا عضو لے جائے تو کیا آپ ان سب کا چوری میں ہاتھ کاٹیں گے؟ آپ نے فرمایا ہاں! حضرت علیؓ نے کہا یہ معاملہ بھی اسی طرح کا ہے۔ اس پر حضرت عمرؓ نے اپنے عامل کو لکھ کر بھیج دیا کہ ان دونوں کو قتل کر دیا جائے۔ (مجلۃ الجامعہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ ٹیلی ویژن کی ڈیجیٹل نشریات کا آغاز

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کی نشریات خدا کے فضل و کرم سے ڈیجیٹل سیٹلائٹ پر شروع ہو چکی ہیں اس بارے میں ضروری معلومات درج ذیل ہیں-

سیٹلائٹ	HOT BIRD 4
پوزیشن	13 EAST
فریکیونسی	10722 Mhz
سمبل ریٹ Symbol Rate	29900 Kps
پولورائزیشن	Horizontal
ڈاٹاریٹ Data Rate	3/4
آڈیوپی آئی ڈی Audio PID	Auto

اس کے لئے پاکستان میں '8 فٹ کی سالڈ (SOLID) ڈش لگانا ہوگی جس کے ساتھ KU بینڈ کی LNB لگانی پڑی گی-

یادر ہے کہ ڈیجیٹل سسٹم ہمارے موجودہ سسٹم سے بالکل الگ نوعیت کا ہے-اس لئے موجودہ سسٹم کا ریسیور اور LNB کار آمد نہیں-

اس وقت پاکستان میں مختلف کمپنیوں کے بنے ہوئے ڈیجیٹل ریسیور دستیاب ہیں-ہمارے تجربے کے مطابق ان میں سے اس وقت تک YURI 300 سب سے بہتر ہے-باقی آپ اپنی پسند سے کوئی بھی ریسیور خرید سکتے ہیں-

نوٹ :- موجودہ سیٹلائٹ INTELSAT 703 - 57 ڈگری ایسٹ پر نشریات بدستور جاری رہیں گی-

احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

جمعرات 27- مئی 1999ء

12-35 a.m. فرنچ پروگرام-
1-30 a.m. احمدیہ ٹیلی ویژن لائف سٹائل المائدہ-
1-35 a.m. احمدیہ ٹیلی ویژن لائف سٹائل- ہنرفینسی بڈشیٹ
1-45 a.m. انگریزی کا صحیح استعمال- از پاکستان-
2-15 a.m. حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات-5-1-96
3-30 a.m. جرمن سیکھئے-
4-05 a.m. تلاوت- درس ملفوظات- خبریں-
4-37 a.m. چلڈرنز کارنر- مقابلہ حفظ اشعار-
5-03 a.m. لقاء مع العرب
6-09 a.m. تبرکات- تقریر جلسہ سالانہ 1966ء
7-07 a.m. اردو کلاس-
8-18 a.m. جرمن زبان سیکھئے-
8-54 a.m. حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات-5-1-96
10-06 a.m. تلاوت- درس الحدیث- خبریں-
10-54 a.m. چلڈرنز کارنر- مقابلہ حفظ اشعار-
11-20 a.m. سندھی پروگرام- خطبہ جمعہ- 1-8-97
12-24 p.m. احمدیہ ٹیلی ویژن لائف سٹائل- المائدہ-
12-38 p.m. لقاء مع العرب-
1-44 p.m. اردو کلاس-
2-55 p.m. انڈونیشین سروس-
3-06 p.m. تلاوت-خبریں-
4-34 p.m. عربی زبان سیکھئے-
5-52 p.m. فرام دی آرکائیوز- مجلس سوال وجواب-
6-15 p.m. بنگالی سروس-
6-58 p.m. ہومیو پیتھی کلاس-
8-00 p.m. چلڈرنز کارنر- تلفظ قرآن-
8-54 p.m. جرمن سروس-
10-06 p.m. تلاوت-
10-34 p.m. اردو کلاس
11-40 p.m. لقاء مع العرب-

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

کرگل سیکٹر- بھارت فوج پسپا

کرگل سیکٹر میں پاکستانی افواج نے بھارتی فوج کو پسپا کر دیا- پاک فوج نے لیہ روڈ تباہ کر دی- دشمنوں کے حملوں کا بھرپور جواب دیا گیا- بھارت نے اٹھ مقام سیکٹر پر بھی محاذ کھول دیا- بھارتیوں کو اسلحہ اور فوج کی کمک پہنچنا بند ہو گئی ہے-

یوگوسلاویہ نے تجاویز سے اتفاق کر لیا

یوگوسلاویہ نے گروپ 8 ممالک کی تجاویز سے اتفاق کر لیا ہے- اس پلان کی تفاصیل اقوام متحدہ کے ساتھ پہلے طے کی جائیں صدر میلاسوچ نے یہ شرط عائد کرتے ہوئے اتفاق کیا ہے- نیٹو نے اصرار کیا ہے کہ امن منصوبہ کسی شرط کے بغیر قبول کرنا ہوگا- صدر کلنٹن نے کہا ہے کہ کوسووو میں مسلمانوں کا قتل عام روکنے کے لئے ایک ہی راستہ ہے کہ یوگوسلاویہ پر نیٹو کی بمباری جاری رکھی جائے-

فرانسیسی صدر کے خلاف مقدمہ

فرانس کے صدر شیراک کے خلاف رشوت کا مقدمہ درج کر لیا گیا- عدالت نے صدر کو طلب کرنے کی استدعا مسترد کر دی ہے- اس مقدمے میں کہا گیا ہے کہ جب صدر میئر تھے تو انہوں نے ایک کیس میں رشوت لی تھی- صدر شیراک نے عدالتی حکم نامہ وصول کرنے سے انکار کر دیا- ان پر اپنی پارٹی کے 300 افراد کو ملازمتیں دینے کا بھی الزام ہے-

یوگوسلاوی فوج کی بغاوت

نیٹو کے حملوں سے تنگ آکر ایک ہزار سرب فوجی اپنی چھاؤنیوں کو بلا اجازت چھوڑ کر فرار ہو گئے- سرب فوج میں بغاوت کی صورت حال پیدا ہو گئی ہے- پڑوسی ریاست مونٹی نیگرو نے بھی ان خبروں کی تصدیق کی ہے سینکڑوں سرب فوجی اپنے یونٹ چھوڑ کر روپوش ہو گئے ہیں-

سویڈن کے سفارت خانے پر بھی بمباری

نیٹو کے بلغراد پر حملوں سے گزشتہ رات سویڈن کے سفارت خانے کو بھی نقصان پہنچا سویڈن کی حکومت نے نیٹو کے حملوں پر تنقید کرتے ہوئے انہیں حد سے زیادہ قرار دیا- سویڈن کے سفارت خانے میں کوئی ہلاک یا زخمی نہیں ہوا- سفیر کی رہائش گاہ کو بھی نقصان پہنچا-

ملائیشیا میں سیاسی بحران

ملائیشیا میں زبردست سیاسی بحران پیدا ہو گیا ہے- وزیر اعظم مہاتیر محمد نے تین سینئر وزیر برطرف کر دیئے ہیں- ایک وزیر وزیر اعظم کی پارٹی کا اور دوسرا حکمران مخلوط گروپ کا سیکرٹری جنرل ہے-

بھارت میں جھڑپوں کا خطرہ

بھارتی الیکشن کمشنر نے کہا ہے کہ الیکشن مہم کے دوران "متنازعہ امور" پر جھڑپوں کا خدشہ ہے- اس الیکشن یں متنازعہ امور کو بہت ہوا دی جائے گی-

کلنٹن انتظامیہ کا انکار

امریکی سفارت خانہ کو تل ابیب سے بیت المقدس منتقل کرانے کے لئے یہودیوں نے دباؤ بڑھا دیا ہے- لیکن کلنٹن انتظامیہ مسلسل انکار کر رہی ہے- یورپی یونین نے بھی کہا ہے کہ بیت المقدس بین الاقوامی شہر ہے- یہاں سفارت خانے منتقل کرنے سے فلسطینی اور تمام عرب مشتعل ہو سکتے ہیں- جو علاقہ کے امن کے لئے خطرہ ہو گا-

الگور بطور صدارتی امیدوار

امریکہ کے آئندہ صدر کے انتخاب کے بارے میں موجودہ نائب صدر الگور کے بارے میں ممتاز امریکی جریدے نیوزویک کا کہنا ہے کہ ان کے لئے صدارتی الیکشن جیتنا مشکل ہے- 61 فیصد عوام الگور کو پسند تو کرتے ہیں مگر لیڈر نہیں مانتے- تاہم سابق صدر بش کے بیٹے کی پوزیشن مضبوط ہے-

نئی روسی حکومت

روس کے نئے وزیر اعظم کے روپ میں صدر یلسن کو قربانی کا ایک اور بکرا مل گیا ہے اس سے پہلے صدر یلسن تین وزرائے اعظم کو قربان کر چکے ہیں- اگر صحت نے ساتھ دیا تو صدر یلسن اپنے عہدے کے بقیہ چھ ماہ پورے کریں گے- نامزد وزیر اعظم بھی قربانی کا بکرا بن سکتے ہیں-

نیپالی کانگرس کی جیت

نیپال کی کانگرس انتخابات جیت گئی ہے گرجا پرشاد کوئرالہ دوبارہ حکومت بنائیں گے-

ہالینڈ کی حکومت مستعفی

ہالینڈ کی مخلوط حکومت نے استعفیٰ دے دیا ہے- ملکہ نے مشیروں سے مشورے شروع کر دیئے ہیں- نئے انتخابات کا امکان ہے-

فلسطینی ریاست کے اعلان کا فیصلہ

رواں سال کے آخر تک آزاد فلسطینی ریاست کے اعلان کا فیصلہ متوقع ہے- امن سمجھوتوں پر عمل درآمد روکنے والوں کا زوال شروع ہو چکا ہے- نئے اسرائیلی وزیر اعظم بارک پر شدید دباؤ پڑے گا-

جنوبی لبنان سے فوجیں بلالیں

اسرائیلی فوج کے افسران نے نئے اسرائیلی وزیر اعظم پر زور دیا ہے کہ وہ جنوبی لبنان سے فوجیں جلد واپس بلالیں- ان فوجیوں کا کہنا ہے کہ 1996ء کے امن سمجھوتے کی وجہ سے وہ حزب اللہ کے خلاف لڑائی نہیں لڑیں گے-

آسٹریلیا ہار گیا

ورلڈ کپ کے ایک اور اپ سیٹ میں نیوزی لینڈ نے آسٹریلیا کو ہرا دیا- اس سے پہلے بھارت زمبابوے سے ہار چکا ہے-

درخواست دعا

○ مکرم تنویر احمد صاحب کارکن الفضل کی والدہ محترمہ کلثوم اختر صاحبہ کا آپریشن فضل عمر ہسپتال میں ہو گیا ہے- احباب کرام سے درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ہر قسم کی پیچیدگی سے محفوظ رکھے اور جلد کامل شفا عطا فرمائے- آمین

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملکی خبریں

قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ : 21- مئی- گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 30 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 43 درجے سنٹی گریڈ
24- مئی- غروب آفتاب- 7-07
25- مئی- طلوع فجر- 3-26
25 مئی- طلوع آفتاب 5-03

وطن واپسی کا ارادہ ملتوی

بینظیر بھٹو نے کہا ہے کہ میں پاکستان گئی تو نواز حکومت مجھے قتل کرا دے گی۔ وطن پہنچتے ہی مجھے گرفتار کرلیا جائے گا۔ قتل کرکے کہا جائے گا کہ بیماری سے مرگئی میرے خاوند آصف زرداری کے ساتھ سلوک دیکھ کر وطن واپسی کا ارادہ ملتوی کردیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں وطن واپسی کا سوچ رہی تھی لیکن میرے شوہر کو حراست کے دوران قتل کرنے کی جو کوشش کی گئی ہے اس کو دیکھ کر میں نے وطن واپسی کا ارادہ ملتوی کردیا ہے۔

دوبئی سے لندن پہنچ گئیں

بینظیر بھٹو دوبئی سے لندن پہنچ گئی ہیں۔ وہ اپنے شوہر آصف زرداری کے حق میں مدد حاصل کرنے گئی ہیں۔

میرے شوہر کی جان بچائیں

بینظیر بھٹو نے صدر کلنٹن کو ایک خط لکھا ہے جس میں انہوں نے کہا ہے کہ میرے شوہر کی جان بچائیں۔ امریکی سفارت خانہ کی معرفت تفتیش کرائی جائے۔ امریکی صدر تحقیقات کے لئے ٹیمیں بھجوائیں۔

امریکہ نے وضاحت مانگ لی

امریکہ نے پاکستانی حکومت سے وضاحت مانگ لی ہے کہ بتایا جائے کہ سابق وزیر اعظم بینظیر بھٹو کے خاوند آصف علی زرداری پر پولیس تشدد کیا گیا ہے یا انہوں نے خودکشی کی کوشش کی۔ امریکہ نے حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا ہے کہ اس واقعہ کی مکمل تحقیقات کی جائے۔

امریکہ خدا نہیں

وفاقی وزیر شیخ رشید نے کہا ہے کہ امریکہ خدا نہیں زرداری کے معاملہ میں شور مچانا بند کریں۔ پاکستان اپنے فیصلے خود کرتا ہے۔ امریکہ اپنے مجرم کو ہماری حکومت سے پوچھے بغیر اٹھوا لیتا ہے۔ زرداری تو 14- کروڑ کا مجرم ہے۔ بی بی دختر مشرق ہیں تو وطن واپس آئیں۔ ماں پاگل' دو بھائی قبر میں' شوہر اور بہنوئی قتل کے مقدموں میں گرفتار ہیں۔ بینظیر بتائے اس نے لوٹی ہوئی دولت کا کیا کرنا ہے۔

سالگرہ ضرور منائیں گے

پاکستان نے ایٹمی دھماکوں کی سالگرہ کی تقریبات منانے کے سلسلے میں امریکی اعتراض مسترد کردیا ہے پاکستانی وزارت خارجہ کے ترجمان نے کہا کہ ہم آزاد قوم ہیں اپنے معاملات خود چلانے کے اہل ہیں۔

پٹرول ڈیزل مہنگا ہوگیا

بجٹ کی آمد سے 26 دن پہلے حکومت نے خاموشی سے پٹرول ڈیزل اور مٹی کے تیل کی قیمتوں میں 15 فیصد اضافہ کردیا ہے۔ اب سپر پٹرول 26ء40 روپے اور ڈیزل 10ء66 اور مٹی کا تیل 10ء50 روپے لٹر ملے گا۔

سپریم کورٹ حملہ کیس

ایک صحافی شاہد اورکزئی نے سپریم کورٹ ہنگامہ کیس کی از سر نو سماعت کے لئے درخواست دائر کردی ہے اس میں کہا گیا ہے کہ توہین عدالت کے مقدمہ کی سماعت چیف جسٹس آف پاکستان کو کرنی چاہئے۔ چیف جسٹس عدالت عظمیٰ کا وقار بحال کرنے کے لئے از سر نو سماعت کریں۔

زرداری کی زبان پر چھ ٹانکے

آصف زرداری کی زبان پر آغا خان ہسپتال میں چھ ٹانکے لگائے گئے ہیں۔ ان کے والد حاکم زرداری اور بڑی بہن نے گذشتہ روز ہسپتال میں ان سے ملاقات کی۔ ڈاکٹروں نے بات چیت پر پابندی لگا دی ہے۔ انہوں نے والدہ اور بہن سے نیم غنودگی کی حالت میں ملاقات کی۔ ہسپتال کے باہر سخت حفاظتی انتظامات ہیں۔ پیپلز پارٹی کے رہنما اور کارکن ساری رات موجود رہے۔

سندھ کے متعدد شہروں میں ہڑتال

پیپلز پارٹی کی اپیل پر آصف زرداری پر تشدد کے خلاف اندرون سندھ کے متعدد شہروں میں ہڑتال رہی۔ کراچی کھلا رہا۔ حیدر آباد' دادو' لاڑکانہ' مورو اور نواب شاہ سمیت کئی شہروں میں ہڑتال رہی۔ درجنوں افراد کو گرفتار کرلیا گیا۔ شاہ پور چاکر میں پیپلز پارٹی کے کارکنوں نے مسلم لیگیوں پر تشدد کیا اور ان کی دکانوں میں لوٹ مار کی۔ سانگھڑ میں مظاہرین کا پولیس سے تصادم ہوگیا۔

پنجاب میں مظاہرے

پنجاب کے تمام اضلاع میں پیپلز پارٹی کے زیر اہتمام جلسے ہوئے جلوس نکالے گئے اور آصف زرداری پر تشدد کے خلاف شدید رد عمل کا اظہار کیا گیا۔ شہروں میں ٹائر جلائے گئے۔ داتا دربار چوک میں پیپلز پارٹی نے مظاہرہ کیا۔ حکومت کے خلاف شدید نعرے بازی کی گئی۔ گوجرانوالہ اور کمالیہ میں بھی احتجاج کیا گیا۔

بجلی مہنگی نہیں ہوگی

واپڈا کے چیئرمین جنرل ذوالفقار نے کہا ہے کہ پیٹرول مہنگا ہونے سے بجلی کے نرخ نہیں بڑھیں گے۔ بڑے چوروں پر ہاتھ ڈال کر زیادتی نہیں کی۔ فوج نے واپڈا کو سنبھالا دینے کے لئے اپنا فرض منصبی پورا کیا۔ ہماری وجہ سے لائن لاسز اور بجلی چوری میں کمی ہوگئی۔ 25- جولائی سے 90 فیصد فوج واپس چلی جائے گی 10 فیصد مزید ڈیڑھ سال رہے گی۔

سندھ ہائی کورٹ کا حکم

سندھ ہائی کورٹ نے حکم دیا ہے کہ آصف زرداری کو عدالت کی اجازت کے بغیر ہسپتال سے منتقل نہ کیا جائے۔ فاضل عدالت کے ڈویژن بنچ نے یہ حکم زرداری کی ہمشیرہ فریال تالپور کی طرف سے دائر کردہ توہین عدالت کی درخواست کی سماعت کے دوران دیا۔

زرداری کی خودکشی کی وجہ

وزیر اطلاعات مشاہد حسین سید نے بی بی سی کو انٹرویو میں بتایا ہے کہ زرداری کی خودکشی کی وجہ یہ ہے کہ بینظیر ان سے ملنے نہیں آئیں۔ وہ اکیلے پن کا شکار ہیں۔ حکومت کو ان کو قتل کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔

آئی ایس آئی۔ حتمی فیصلہ ہوگا

سپریم کورٹ نے کہا ہے کہ نجم سیٹھی کیس میں اس امر کا حتمی فیصلہ کیا جائے گا کہ آئی ایس آئی فوج کا حصہ ہے یا نہیں۔ شہریوں کو گرفتار کرنے کے بارے میں آئی ایس آئی کے اختیارات کا ہمیشہ کے لئے تعین کردیا جائے گا۔ جسٹس سعید الزمان صدیقی نے کہا کہ شہریوں کا اٹھایا جانا باعث تشویش ہے۔ اٹارنی جنرل نے کہا کہ آرمی ایکٹ کے تحت گرفتار شدہ کو مجسٹریٹ کے سامنے پیش نہیں کیا جاتا۔ فاضل عدالت نے کہا کہ ہر گرفتار شدہ کو عدالت کے سامنے پیش کیا جانا ضروری ہے۔

سندھ میں سمندری طوفان

سندھ کے سمندری طوفان سے ساحلی علاقے کیٹی بندر' شاہ بندر' جوڑ جمالی اور سجاول سمیت اردگرد کے سینکڑوں دیہات زیر آب آگئے۔ امدادی کاموں کے لئے فوج اور امدادی ٹیمیں روانہ کردی گئی ہیں۔

متحدہ کے چار کارکنوں کو سزائے موت

دہشت گردی کی خصوصی عدالت نے رینجرز حملہ کیس کا فیصلہ سنا دیا ہے اس کے مطابق متحدہ کے 4 کارکنوں جنید کے ٹو' فیصل' محمد رزاق اور محمد عمران کو موت کے علاوہ عمر قید اور جرمانے کی بھی سزا دی گئی۔

ایٹمی طاقت بھی کشکول بھی

وزیر اعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف نے کہا ہے کہ عجیب بات ہے ایٹمی قوت ہیں اور کشکول اٹھائے پھرتے ہیں۔ اب ممکن نہیں کہ ایسا ہوتا رہے۔ غریب عوام کو ساتھ لے کر نہ چلے تو خونیں انقلاب آئے گا۔ غربت اور جہالت کے اندھیروں نے غریب عوام کو مایوس کیا ہے۔

یوم تکبیر کا انعام

28- مئی کو یوم تکبیر کا نام تجویز کرنے پر حیدر آباد کے عارف محمود نے ایک لاکھ روپے کا انعام جیت لیا۔ یہ فیصلہ کمپیوٹر کی قرعہ اندازی کے ذریعہ کیا گیا۔

کھلاڑیوں کا تعارف

سعید انور

نام سعید انور' والد کا نام۔ محمد انور' تاریخ پیدائش۔ 6- ستمبر 1968' مقام پیدائش۔ کراچی۔ قد۔ 5 فٹ ساڑھے 8 انچ' بائیں ہاتھ کے بیٹسمین اور سلو لیفٹ آرم باؤلر۔ شادی شدہ۔ شادی 26- مارچ 1996 کو ہوئی۔ کرکٹ سے خاندانی تعلق' والد اور چھوٹے بھائی کلب کرکٹ کھیلتے رہے۔ تعلیمی ادارہ۔ کلثوم بائی ولیکا سکول اور این ای ڈی یونیورسٹی کراچی۔ تعلیمی قابلیت۔ بی ای (کمپیوٹرائیڈ سسٹم انجینئرنگ) کرکٹ کے علاوہ ٹینس' فٹ بال اور باسکٹ بال سے دلچسپی۔ کرکٹرز میں سے خاص طور پر عمران خان اور ویون رچرڈز پسند ہیں۔ فارغ اوقات کے مشغلے۔ موسیقی سننا اور گھر والوں کے ساتھ وقت گزارنا' فرسٹ کلاس کرکٹ کا آغاز 87-1986ء میں کراچی بلیوز بمقابلہ راولپنڈی میچ سے راولپنڈی میں کیا' پیشہ ور کرکٹر کی حیثیت سے اے ڈی بی پی سے منسلک ہیں۔ انٹرنیشنل کرکٹر کا آغاز 89-1998ء' 170 ایک روزہ بین الاقوامی میچز' 6172 رنز' اوسط 40ء07' زیادہ سے زیادہ رنز 194 (ورلڈ ریکارڈ)' 15 سنچریاں' 30 نصف سنچریاں' 11 مرتبہ صفر پر آؤٹ' 32 کیچز' 5 وکٹیں' اوسط 35ء20 بہترین باؤلنگ 2/9' رنز فی اوور 4ء84' بحیثیت کپتان 8 میچز' 5 جیتے' 3 ہارے' کامیابی کی شرح 62ء50۔ 96ء کے ورلڈ کپ میں کھیلے۔

بھائی بھائی گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ چیمہ مارکیٹ ربوہ
☎ 211158 (گلی کے اندر ہے)

پروفیسر سعید اللہ خان ایم اے ہومیو ڈاکٹر
پرانی اور موذی امراض مثلاً شوگر' دمہ' کینسر' بلڈ پریشر' تپ دق' السر' ایگزیمہ' نرینہ اولاد' لیکوریا نیز مٹی چھوڑ کورس اور چھوٹا قد کورس کیلئے رابطہ فرمائیں۔
38/1 دارالفضل ربوہ نزد چوگی نمبر 3- فون 213207

ربوہ کے گردونواح اور ربوہ کے ہر محلہ میں پلاٹ مکان زرعی وسکنی زمین کی خرید وفروخت کے لئے ہمیں خدمت کا موقع دیں
نائب رسالدار (ریٹائرڈ) ارشد خان بھٹی
پراپرٹی ایجنسی
بلال مارکیٹ (ریلوے لائن کے سامنے) ربوہ
فون آفس- 212764' گھر 211379